سرکاری رپورٹ

دسواں اجلاس

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ یکشنبہ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۸۹ء بمطابق ۲۹ر صفر المظفر ۱۴۱۰ ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	
۲	وقفۂ سوالات۔	
۳	رخصت کی درخواستیں۔	
۴	تحریک استحقاق۔ منجانب :۔ میر ظفر اللہ خان جمالی۔ بسلسلہ :۔ دحکومتی اداروں کی طرف سے موصوف کی ہمہ وقت نگرانی) (محرک نے زور نہیں دیا)	

جلد دھم

شمارہ سوئم

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی کا دسواں اجلاس

مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۸۹ء بمطابق ۲۹ صفر المظفر ۱۴۱۰ھ بروز یکشنبہ

زیر صدارت اسپیکر جناب محمد اکرم بلوچ اسمبلی ہال کوئٹہ میں گیارہ بجے صبح منعقد ہوا

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

از

مولوی عبدالمتین آخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْہِمْ
ءَاَنْذَرْتَہُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ٥ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَعَلٰی سَمْعِہِمْ ط وَعَلٰٓی اَبْصَارِہِمْ
غِشَاوَۃٌ ز وَّلَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ع وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
وَمَا ہُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ٥

ترجمہ :- دوسری قسم منکرین حق، قبولیت کی استعداد کے لحاظ سے پہلی قسم کی ضد ہیں

(لیکن) وہ لوگ جنہوں نے (ایمان کی جگہ) انکار کی راہ اختیار کی اور سچائی کے سننے اور قبول کرنے کی استعداد کھو دی تو ان کیلئے ہدایت کی تمام صدائیں بیکار ہیں تم انہیں (انکار حق کے نتائج سے) خبردار کرو یا نہ کرو، وہ ماننے والے نہیں۔ انکے دلوں اور کانوں پہ اللہ نے مہر لگا دی، اور انکی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا (سو جن لوگوں نے اپنا یہ حال بنا لیا ہے، وہ کبھی ہدایت نہیں پا سکتے۔ کامیابی کی جگہ) انکے لئے عذاب جانکاہ ہے!

تیسری قسم ان لوگوں کی، جو اگرچہ خدا پرستی کا دعویٰ کرتے ہیں مگر فی الحقیقت اس سے محروم ہیں

(ان دو قسم کے آدمیوں کے علاوہ) کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ مومن نہیں۔

جناب اسپیکر:۔ پہلا سوال میر محمد ہاشم شاہوانی صاحب کا ہے۔

۱۱۰۰٪۔ میر محمد ہاشم شاہوانی،

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع تمبو وکچھی کا ایک وسیع زرعی علاقہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے غیر آباد ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس علاقہ کو سیراب کرنے کیلئے حکومت کیا اقدام کر رہی ہے۔ نیز کیا حکومت پٹ فیڈر کینال کے بیرونی علاقہ کو سیراب کرنے کے لئے کسی قسم کی نہری منصوبہ کی تجویز پر غور کرے گی تاکہ یہ علاقہ آباد ہو سکے؟

سید عبدالرحمان آغا۔ (وزیر آبپاشی و برقیات) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

(الف) ضلع تمبو میں پٹ فیڈر کینال سے اندرون کی طرف ۵۸،۴۰۰۰ ایکڑ کا رقبہ آباد ہو رہا ہے۔ بیرونی طرف علاقہ بارانی ہے۔ اور اس علاقے کو سیلابی پانی سے آباد کیا جاتا ہے۔ اسطرح ضلع کچھی کا کافی رقبہ دریائے ناڑی، دریائے

بولان، دریائے مشکاف، دریائے لہڑی، دریائے چھتر، دریائے پھلیجی اور دریائے تلی کے سیلابہ پانی سے آباد ہوتا ہے۔

(ب) جہاں جہاں آب سیاہ دستیاب ہے۔ وہاں پر پہلے ہی سے پکے بند باندھ کر کے پانی کو زمینداروں کی زمین تک پہنچا دیا گیا ہے مثال کے طور پر دریائے بولان کا پانی بذریعہ بولان ویئر سیری ندی کے ذریعے سلیکجی ندی کا پانی بچی نالی کے ذریعے اور اسطرح جہاں جہاں آب سیاہ دستیاب ہے استعمال میں لانے کیلئے پہلے ہی سے منصوبہ جات مکمل کئے جا چکے ہیں۔ سیلابہ پانی کو زیادہ استعمال میں لانے کیلئے دریائے ناڑی پر مختلف مقامات پر دریا میں گنڈاجات زمیندار اپنی مدد آپ کے تحت باندھ کر کے کاشت کر رہے ہیں۔ اور علاقے کے ضرورت کے مطابق پانی خانگی طور پر تقسیم کرتے ہیں پھر بھی محکمہ آبپاشی مختلف مقامات پر سیلابی پانی کو موثر طریقے سے استعمال میں لانے کیلئے منصوبوں کے قابل عمل ہونے کا جائزہ لے رہا ہے۔

صوبائی حکومت کی بڑی خواہش ہے کہ پٹ فیڈر کے بیرونی علاقے سیراب کرنے کیلئے کوئی نہری منصوبہ بنایا جائے۔ لیکن فی الحال چاروں صوبوں کے مابین دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم کا فیصلہ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی منصوبہ بندی

نہیں کی جا سکتی، جوں ہی دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم کا فیصلہ ہو گا۔ اس کے بعد ہی پٹ فیڈر کے بیرونی علاقے کو نہری نظام کے ذ ریعے سیراب کرنے کیلئے قابل عمل منصوبے پر غور کیا جائے گا۔

میر محمد ہاشم شاہوانی:۔ (ضمنی سوال) جناب والا! جہاں تک پٹ فیڈر کی بیرونی زمینات کو آباد کرنے کا تعلق ہے اس سلسلے میں گزارش ہے کہ ۳۳ واٹر کورس کے ذریعے بیرونی علاقے کو آباد کیا جا رہا ہے اور ان واٹر کورس پر کافی پیسے بھی خرچ ہو رہے ہیں جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ پٹ فیڈر کا بیرونی علاقہ نہری پانی سے سیراب ہوتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کا بیرونی علاقہ اب بھی واٹر کورس کے ذریعے آباد ہو رہا ہے اسطرح سے وزیر صاحب نے میرے سوال کا جواب غلط دیا ہے۔ یہ غلط جواب ہے اسطرح سے انہوں نے ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات:۔ جناب والا! جہاں تک میری معلومات ہیں پٹ فیڈر کے اندرونی حصے کو پٹ فیڈر سے پانی ملتا ہے اور بیرونی علاقہ سارا سیلابہ ہے میرے علم میں نہیں ہے کہ وہاں واٹر کورس ہیں اور آپ کے سوال میں بھی اس چیز

کی وضاحت نہیں ہے اور اگر آپکے سوال میں واٹر کورس کا ذکر ہوتا تو ہم بھی اس کے متعلق جواب دیتے آپ کے سوال میں یہ تفصیل نہیں ہے ۔

میر ظفر اللہ خان جمالی :۔ (ضمنی سوال) جناب والا! بیرونی پٹ فیڈر کے علاقے کو جو پانی مل رہا ہے اس کا معاملہ چاروں صوبوں کے ساتھ ہے اسکی تقسیم کا فیصلہ کب ہونے کی توقع ہے ۔

اور کیا یہ بھی درست ہے کہ بیرونی پٹ فیڈر میں اب بھی پمپنگ سیٹ چل رہے ہیں اور لوگ اس سے اراضی کاشت کر رہے ہیں یہ کس کی اجازت سے پمپ لگائے گئے ہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات :۔ جناب اسپیکر! جہاں تک چاروں صوبوں میں پانی کی تقسیم کا تعلق ہے وہ تو مرکزی حکومت کا کام ہے وہی اس کے بارے میں فیصلہ کرسکتے ہیں یہ ان کا کام ہے دوسرا سوال یہ کہ جو پمپنگ کے متعلق ہے آپ اس کا بتا دیتے ہم اس کا جواب دے دیتے اور اس کے بارے میں ہم پوچھ کر بتا دیں گے ۔

میر محمد ہاشم شاہوانی:- جناب والا! وزیر صاحب تو فرما رہے ہیں کہ میرے علم میں نہیں ہے میں اس وقت آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ پمپنگ سے میر فتح علی عمرانی کی ایک ہزار ایکڑز مین سیراب ہو رہی ہے اور اسطرح منجو قبائل کی زمینیں سیراب ہو رہی ہیں جو لوگ بااثر ہیں سرمایہ دار ہیں پانی تو ان کو مل رہا ہے باقی لوگوں کیلئے وزیر صاحب کے پاس کیا پروگرام ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات:- آپ پہلے سوال کے ساتھ پمپنگ کے متعلق بتا دیتے تو ہم اس کا جواب دے دیتے۔ اب یہ پمپنگ سرمایہ دار کی ہے یا کس کی ہے کوئی پروگرام ہوا اور اگر ایسا ہو تو ہم بند کر دیں گے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی:- جناب والا! وزیر صاحب فرماتے ہیں پہلے بتا دیتے یہ پتہ ہوتا تو وہ بتا دیتے یہ تو ضمنی سوال ہیں اور اصل سوال کے ساتھ منسوب ہیں۔ ضمنی سوال کے لئے وہ تیار ہو کر آتے اور معلومات حاصل کر کے آتے۔

وزیر آبپاشی و برقیات:- انسان فرشتہ تو نہیں ہوتا ہے تمام بلوچستان کا کس

کو معلوم ہے اتنا زیادہ تو انسان کے بس میں نہیں ہے جسطرح سے سوال ہے آپکو جواب دیا ہے آپکو اُدستہ محمد کا پتہ ہے ۔

میر ظفر اللہ خان جمالی :- (پوائینٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن) اگر ہم فرشتے ہوتے تو یہاں ممبر نہ ہوتے ۔ وہ سارے بلوچستان کے وزیر ہیں اور سارا بلوچستان ان کے حلقے میں ہے یہ ان کے فرائض میں ہے کہ وہ سارے صوبے کی طرف توجہ دیں اور ایوان میں ایسے جواب دینے سے گریز کریں ۔

سردار چاکر خان ڈومکی :- (ضمنی سوال) کیا وزیر صاحب نے پٹ فیڈر کا شروع سے لے کر ٹیل تک دورہ کیا ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات :- ابھی تک وقت نہیں ملا ہے پورا دورہ نہیں کیا البتہ آدھا کیا ہے جب وقت ملا دورہ کریں گے ۔

میر ظفر اللہ خان جمالی :- اسلیئے جواب بھی آدھا دے رہے ہیں ۔

نواب محمد اسلم رئیسانی:۔ (ضمنی سوال) جناب والا! جسطرح سے معزز وزیر صاحب نے دریائے ناڑی اور بولان ویر کا ذکر کیا ہے کیا ان کو پتہ ہے معزز وزیر صاحب بتاسکیں گے کہ مٹھڑی ایریگیشن کینال ہے اس کو سیلابی پانی سے نقصان پہنچا ہے اور یہ نہر اب سلٹ اپ ہو گئی ہے آپ اس کا کیا سدباب کر رہے ہیں جو بولان ڈیم میں سیلابی پانی ہے اور ندی کو نقصان پہنچایا ہے اس کا سدباب کیا ہے۔

وزیر آبپاشی و برقیات:۔ نواب صاحب کا یہ ضمنی سوال نہیں ہے یہ تو نیا سوال ہے۔ آپ نیا سوال کریں ہم جواب دے دیں گے۔

مسٹر حسین اشرف:۔ (ضمنی سوال) جناب والا! کیا حکومت نے باقی دریاؤں پر پختہ بند باندھنے کا پروگرام بنایا ہے؟

وزیر آب پاشی و برقیات:۔ ہماری خواہش ہے جہاں جہاں پانی ہے وہاں پر پکے بند باندھے جائیں اگر وسائل نے اجازت دی تو ہم ایک دن بھی آسرا نہیں کریں گے بند بنائیں گے۔

جناب اسپیکر:- اگلا سوال -

***۱۱۲۰ - میر محمد ہاشم شاہوانی -**

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تین ماہ قبل ایم پی اے صاحبان سے پانچ پانچ گاؤں کو بجلی فراہم کرنے کی تجویز طلب کی گئی تھی -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ایم پی اے صاحبان کی تجاویز پر تاحال بجلی فراہم نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟ تفصیل دی جائے -

وزیر آبپاشی و برقیات:-

(الف) جی ہاں یہ درست ہے -

(ب) صوبائی حکومت نے تمام ممبران صوبائی اسمبلی - قومی اسمبلی اور سینٹرز صاحبان کی جانب سے سفارشات موصول ہونے کے بعد حسب سابق فہرست واپڈا کو مہیا کر دی تھی - لیکن مرکزی حکومت کی جانب سے واپڈا کو یہ ہدایات موصول ہوئی ہیں کہ وہ صرف ان دیہاتوں میں بجلی مہیا کریں جن کی فہرست مرکزی حکومت کی جانب

موصول ہو۔ اس نئے صوبائی اسمبلی کے ممبران کی جانب سے موصول شدہ سفارشات پر فل وقت بجلی مہیا نہیں کی جا سکتی۔ لیکن ۸۹/۶/۱۳ کو مرکزی وزیر پانی و بجلی سے اسلام آباد میں۔ میں نے میٹنگ کی ہے اور انہیں صوبائی حکومت کی جانب سے موصول شدہ فہرست کے مطابق بجلی مہیا کرنے کی درخواست کی تھی۔ جسکا ابھی تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اور سولہ اگست کو چیئرمین نے بھی یقین دہانی کرائی ہے اس کے باوجود کام شروع نہیں ہوا۔

میر جان محمد خان جمالی۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! کیا وزیر موصوف کو اس بات کا علم ہے کہ پچھلے دنوں اخبار میں آیا تھا اکسٹھ گاؤں ٹوٹل بلوچستان کے لئے منظور ہوئے ہیں یہ ایک اعشاریہ کچھ بنتا ہے۔ کیا انہوں نے اس سلسلہ میں وفاقی حکومت سے رابطہ قائم کیا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات۔ جہاں تک وفاقی حکومت کا تعلق ہے تو پانچ پانچ گاؤں کے حساب سے گذشتہ فیصلہ تھا۔ اس ضمن میں سولہ اگست کو چیئرمین واپڈا کے ساتھ میٹنگ ہوئی انہوں نے کہا کہ سارے پاکستان میں سات سو گاؤں ہیں جسمیں بلوچستان کا

حصّہ اکسٹھ بنتا ہے ہم کہتے ہیں پہلے اکسٹھ گاؤں کو بجلی دیدی جائے۔ ہمیں پہلے اسکو پورا کرنا چاہیئے دوسوپینتالیس گاؤں ہیں ہمارے لیکن پہلے اکسٹھ کو پورا کرنا چاہیئے۔

میر جان محمد خان جمالی۔ میری گزارش یہ تھی کہ دوسوپینتالیس سے اکسٹھ پر آگئے ہیں؟

وزیر آبپاشی وبرقیات۔ دوسوپینتالیس گزشتہ سال تھے لیکن اکسٹھ اس رواں سال کے ہیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی۔ (ضمنی سوال) جناب والا! فرض کریں اگر وفاقی حکومت انکار کردے کہ ہم بالکل بجلی فراہم نہیں کریں گے تو اس صورت میں ہماری صوبائی حکومت کیا اقدامات کرے گی؟

وزیر آبپاشی وبرقیات:۔ وفاقی حکومت تو بہت سے معاملات میں انکاری ہے آپ ہی ہماری رہنمائی کریں کہ ہم کیا کریں؟ میرے خیال میں ہمیں بغاوت کرنا چاہیئے۔

اگر آپ ہمارا ساتھ دیں گے تو ہم کریں گے ۔

میر جان محمد خان جمالی ۔ جناب والا! میری گزارش ہے کہ ۱۹۷۳ء کے آئین میں اس گنجائش ہے اگر آپ اعلان کریں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں ۔ ہم مرضی کے مالک ہیں ۔ آغا صاحب آپ ہمت کر کے اعلان کریں جسطرح آپنے مزدوروں کے معاملے میں ہمت کی تھی ۔ ہم اعلان کر دیں گے ۔

جناب اسپیکر ۔ یہ آئین کا مسئلہ ہے آغا صاحب نہیں بتائیں گے ۔

اگلا سوال بھی میر محمد ہاشم شاہوانی صاحب کا ہے ۔

۱۱۸۰٭ ۔ میر محمد ہاشم شاہوانی ۔

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلوچستان کی زیادہ تر زمینیں کاریزات کے ذریعے زیر کاشت لائی جاتی ہیں

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان کاریزات کی صفائی کیلئے

کیا اقدامات کر رہی ہے؟ تفصیل دی جائے۔

وزیر آبپاشی وبرقیات۔

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ بلوچستان میں زیادہ تر زمین کاریزات کے ذریعے زیر کاشت لائی جاتی ہے۔ بلکہ زیر کاشت رقبہ کا صرف نو فیصد کاریزات کے ذریعے کاشت کیا جاتا ہے۔

(ب) جواب جزو (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

اس کے علاوہ حال ہی میں وزیر اعلیٰ بلوچستان کی ہدایت پر صوبائی محکمہ آبپاشی وبرقیات بلوچستان میں کاریزات کی صورتحال اور انکی بہتری کے لئے واپڈا کے ماہرین کے تعاون سے ایک مفصل رپورٹ تیار کر رہا ہے امید ہے کہ محکمہ یہ رپورٹ جلد ہی وزیر اعلیٰ کو پیش کرے گا۔

میر محمد ہاشم شاہوانی۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! یہ جو کاریزات میں میں نے کاریزات کا ذکر اسلئے کیا کہ ہمارے بلوچستان میں اسوقت ساڑھے تین سو کاریزات ہیں انمیں سے کچھ ابھی تک پانی دے رہے ہیں جبکہ کچھ مکمل طور پر ختم ہو گئے ہیں

میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ان کاریزات کے بارے میں واپڈا کے ماہرین سے مفصل رپورٹ کے بارے میں جو اپیل کی گئی ہے پتہ نہیں یہ کب تک ہوگی۔ لیکن اس دوران وزیر موصوف کچھ کریں گے؟

وزیر آبپاشی و برقیات:۔ اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ کاریزات کے سروے اور ان کے معائنے کے بعد ان کے قابل عمل ہونے کے بارے میں جائزہ رپورٹ بنائی جا رہی ہے تاکہ اس کا حتمی فیصلہ کیا جاسکے۔ رپورٹ کی تیاری کے سلسلے میں تمام اضلاع سے کاریزات کی تفصیلات جمع کی جا رہی ہیں جو واپڈا کے ماہرین کو مہیا کی جائینگی تاکہ وہ اس بنیاد پر تفصیلی رپورٹ تیار کرسکیں۔ تاہم رپورٹ کی تیاری میں اندازاً چھ سے آٹھ مہینے لگ جائیں گے جونہی یہ رپورٹ ملی تیزی سے کام شروع کر دیا جائے گا۔

میر محمد ہاشم شاہوانی:۔ جہاں تک واپڈا کا تعلق ہے تو یہ ایک وفاقی ادارہ ہے صوبے اور مرکز کے معاملات اس قسم کے ہیں کہ وہ تعاون نہ کریں کیا آپ ایسی صورت میں یہ رقم وفاقی حکومت سے لیں گے یا صوبائی حکومت یہ رقم فراہم کرے گی؟

وزیر آبپاشی و برقیات۔ جناب والا! جہاں تک صوبے کے بس میں ہو گا صوبہ ہی دے گا اگر نہ ہوا تو وفاقی حکومت سے لازماً رجوع کریں گے جہاں تک سروے کا تعلق ہے تو واپڈا میں اس کے ماہر ہیں ظاہر ہے جو ماہر ہوگا رپورٹ وہی دینگے۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال بھی میر محمد ہاشم شاہوانی صاحب کا ہے

۱۲۴٭۔ میر محمد ہاشم شاہوانی۔

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۱۹۸۳ء میں تعمیر شدہ حاجی شہر حفاظتی بند میں حالیہ بارشوں سے تنگاف پڑ گئے ہیں۔ اور دریائے ناڑی سے کٹاؤ کا سخت خطرہ ہے جسکی وجہ سے لوگ نقل مکانی پر مجبور ہو گئے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس بند کی تعمیر و مرمت کیلئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں؟ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔ نیز نقصان کی صورت میں کیا حکومت معاوضہ دینے کے لئے اقدامات کرے گی؟۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔

(الف) ۱۹۸۳ء میں تعمیر شدہ حفاظتی بند حاجی شہر کو حالیہ سیلابوں سے کوئی بھی شگاف نہیں پڑا ہے۔ اور دریائے ناڑی کے کٹاؤ کا بھی کوئی خطرہ نہیں ہے کسی بھی شخص نے نقل مکانی نہیں کی ہے۔ لہٰذا سوال "جزو الف" درست نہیں ہے

(ب) حفاظتی بند کو مزید مضبوط اور کار آمد بنانے کیلئے مزید پندرہ لاکھ روپے کی لاگت سے اضافی پشتے تعمیر کئے جائیں گے، یہ کام "ایشین ڈویلپمنٹ بینک" کی مدد سے انشاءاللہ سال رواں میں شروع ہو جائے گا۔ فی الحال سیلابہ حفاظتی بند صحیح وسالم ہے۔ اور دوران سیلاب کمزور جگہوں پر بوریوں کے پشتے باندھ کر بند کو مضبوط بنایا گیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ابھی تک دریائے ناڑی کے سیلابہ پانی سے حاجی شہر میں کسی بھی شخص کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ سیلاب سے نقصانات کا معاوضہ صوبائی ریلیف کمشنر سے تعلق رکھتا ہے۔

میر محمد ہاشم شاہوانی۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! میرا تعلق حاجی شہر سے ہے وزیر صاحب نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ اس میں کوئی شگاف نہیں پڑا۔

لیکن میں وضاحت کرونگا کہ اکثر و بیشتر وہاں سیلابوں سے شگاف پڑ جاتے ہیں۔ دو جگہوں پر شگاف پڑے تھے۔ میں نے لوگوں کے ساتھ جا کر شگافوں کو پر کیا۔

دوسری بات کٹاؤ سے متعلق کہی گئی کہ کٹاؤ نہیں ہوا۔ معمولی بات تھی جہاں خطرہ تھا وہاں ہوا۔ لیکن موجودہ سیلابوں سے بچاؤ کیلئے ایک لاکھ آٹھ ہزار روپے خرچ کئے چونکہ بند ٹوٹنے کا خطرہ رہتا ہے۔

تیسری بات نقل مکانی سے متعلق ہے۔ کہ کسی نے نقل مکانی نہیں کی لیکن وزیر موصوف خود تشریف لے جا کر لوگوں سے رجوع کریں تو معلوم ہوگا۔ کہ وہاں سے پچہتر فیصد لوگوں نے نقل مکانی کر چکے تھے اگرچہ سیلابوں کے بعد اب آچکے ہونگے۔ جناب والا! آپنے حفاظتی پشتوں کے لئے جو پندرہ لاکھ روپے رکھے ہیں۔ اس میں ٹھیکیدار کام نہیں کرنا چاہتا کیوں کہ رقم میں پرسنٹیج وغیرہ یا جو طریق کار ہے اس کے تحت آج کل اس کے ریٹ بھی بڑھ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر:۔ آپ ضمنی سوال کریں ان باتوں کا اس سے تعلق نہیں۔

میر محمد ہاشم شاہوانی:۔ جناب والا! میں وضاحت کر رہا ہوں اور نشاندہی

کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جو پندرہ لاکھ روپے دیئے گئے ہیں انہیں ٹھیکیدار کام نہیں کرتے اب سوال یہ ہے کہ اگر ٹھیکیدار کام نہ کریں تو کیا محکمہ خود یہ کام کرے گا؟ اس بارے میں وزیر موصوف کیا فرمائیں گے؟۔

وزیر آبپاشی و برقیات:۔ جناب والا! جہاں تک شگاف ہونے کا تعلق ہے تو ہم نے کوئی شگاف نہیں دیکھا وہ تو معزز رکن نے مہربانی فرما کر بند کروا دیئے تھے امید ہے آئندہ بھی وہ ہمارے ساتھ تعاون کرتے رہیں گے۔ تاہم اگر شگاف ہوتے تو ہم خود انہیں بند کروا دیتے۔ جہاں تک نقل مکانی کا تعلق ہے تو ہمارے ہاں بلوچستان میں لوگ نقل مکانی کرتے رہتے ہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ آتے جاتے رہتے ہیں اگر یہ بھی ہمارے کھاتہ میں ڈالیں تو بے انصافی ہے۔ اب پندرہ لاکھ روپے کی بات ہے تو جس طرح تجویز کیا گیا یعنی اگر محکمہ کام کر سکتا تھا تو ہم محکمہ سے کروائیں گے اور اگر ٹھیکیدار اچھا کام کریں تو ٹھیکیدار سے یہ کام کروائیں گے۔

میر محمد ہاشم شاہوانی:۔ جناب اسپیکر۔ میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ معاوضہ کی ادائیگی کے سلسلے میں عرض کروں گا پچھلے سال ۱۹۸۸ء میں کافی دیہات

زیر آب آگئے تھے اور لوگوں کا کافی نقصان ہوا تھا۔ معاوضے کے طور پر ریلیف کمشنر نے کتنی رقم دی تھی؟ کیا وزیر موصوف بتائیں گے؟

وزیر آبپاشی و برقیات:- جناب والا! یہ سوال بھی ریلیف کمشنر سے پوچھیں۔ کیونکہ اسکا تعلق بھی ہمارے محکمہ سے نہیں ہے۔

جناب اسپیکر:- اگلا سوال۔

۱۲۵۰٪۔ میر محمد ہاشم شاہوانی۔

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کی زیادہ تر آبادی دیہی علاقوں میں آباد ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دیہی علاقوں کی بیشتر آبادی بجلی کی سہولیات سے محروم ہے؟

(ج) اگر جزو (الف، ب) کا جواب اثبات میں ہے تو دیہی علاقوں کو بجلی فراہم نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟ نیز کیا حکومت دیہی علاقوں کو بجلی فراہم

کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات :-

(الف) (الف اور ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) مرکزی حکومت کی پالیسی برائے "دیہات کو سال ۱۹۸۸-۸۹ء کے دوران بجلی کی فراہمی کا منصوبہ" کے تحت تمام ممبران صوبائی، قومی اسمبلی اور سینٹ سے حلقہ انتخابات سے پانچ دیہاتوں کے نام ترجیحی بنیاد پر مندرجہ ذیل شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے تجاویز طلب کی تھیں۔

۱ - دیہات کا فاصلہ ۱۱ کے۔وی لائین سے ۳ کلو میٹر کے اندر ہو۔

۲ - دیہات کی آبادی کم از کم ۳۰۰ نفوس پر مشتمل ہو۔

۳ - دیہات کا اندراج ۱۹۸۱ء کی مردم شماری میں موجو ہو تو اس کا نمبر بصورت دیگر اس کے نزدیکی دیہات کا نام جو مردم شماری کی فہرست میں درج ہو۔

ممبران سے سفارشں وصول ہونے پر فہرست مرتب کرکے واپڈا حکام کو بھجوا دی تھیں۔ اور ہدایت کی تھی کہ ان دیہاتوں کو جلد از جلد بجلی فراہم کی جائے۔ لیکن وفاقی حکومت کی طرف سے صوبائی حکومت نے مرکز سے اس ضمن میں گفتگو

کی ہے ۔ جس کا اب تک خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا ۔ مزید براں صوبائی حکومت کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ صوبہ بلوچستان میں زیادہ سے زیادہ دیہی علاقوں کو بجلی فراہم کی جائے جو کہ ۱۱ کے ۔ وی لائینوں کے قریب ہوں ۔

میر محمد ہاشم شاہوانی :- جناب اسپیکر ۔ اس سوال کے بارے میں میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے اسلیئے کہ اسکا تعلق وفاقی حکومت سے ہے جبکہ مرکز سے ہمارے تعلقات صحیح نہیں ہیں ۔ لہٰذا میں ضمنی سوال نہیں کروں گا ۔

جناب اسپیکر :- اگلا سوال میر دوست محمد محمد حسنی صاحب کا ہے ۔

***۱۴۹ ۔ میر دوست محمد محمد حسنی ۔**

کیا وزیر آب پاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خاران میں محکمہ آبپاشی و برقیات کا کوئی ایکسیئن نہیں ہے اور ایکسیئن مستونگ میں تعینات ہے جس کی وجہ سے خاران کے عوام کو سخت دشواری درپیش ہیں ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس بارے میں کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی و برقیات۔

جی ہاں یہ درست ہے کہ ضلع خاران میں محکمہ آبپاشی و برقیات کا کوئی ایکسیئن تعینات نہیں ہے۔ اور فی الحال ایکسیئن مستونگ ہی ضلع خاران میں محکمہ آبپاشی کی اسکیموں کی دیکھ بھال اور ان کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا ذمہ دار ہے۔ اور مذکورہ ایکسیئن یہ کام پوری ذمہ داری اور خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہا ہے۔

ضلع خاران میں ایکسیئن کی تعیناتی کے لئے وہاں آبپاشی ڈویژن کا قیام ضروری ہے جب کہ فی الوقت حکومت بلوچستان کے دستیاب مالی وسائل اس کے قیام کی اجازت نہیں دے رہے۔ جونہی فنڈز دستیاب ہوں گے۔ مذکورہ ڈویژن قائم کر دیا جائے گا۔

میر دوست محمد محمد حسنی۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! کیا وزیر موصوف

ازراہ کرم یہ بتائیں گے کہ جیسے انہوں نے فرمایا مالی وسائل دستیاب ہونے پر خاران میں آبپاشی ڈویژن قائم کیا جائے گا۔ کیا یہ مالی سال ۱۹۸۹ - ۹۰ تک دستیاب ہوں گے یا نہیں۔

وزیر آبپاشی و برقیات۔ جناب والا! ہماری کوشش ہوگی کہ ۱۹۹۰ - ۹۱ یعنی آنے والے مالی سال میں اگر ممکن ہوا۔ ہم اس ضمن میں محکمہ مالیات سے گزارش کرینگے بشرطیکہ انہوں نے تعاون کیا تو آنے والے مالی سال میں مذکورہ ڈویژن قائم کیا جائے گا۔

جناب اسپیکر۔ سوالات ختم ہوئے۔

اب سکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں ایوان میں پیش کریں۔

سیکرٹری اسمبلی:۔ (مسٹر اختر حسین خان) مولوی محمد اسحاق خوستی صاحب ایم پی اے نے ذاتی مصروفیت کی بناء پر آج سے موجودہ سیشن کے اختتام تک رخصت کی درخواست کی ہے

جناب اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی:- میر طہور حسین خان کھوسہ ایم پی اے علاج کی غرض سے ملک سے باہر گئے ہیں اسلئے انہوں نے موجودہ سیشن سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

تحریک استحقاق

جناب اسپیکر:- اب ایک تحریک میر ظفر اللہ جمالی کی طرف سے آئی ہے۔ میر صاحب اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

میر ظفر اللہ خان جمالی:- جناب والا! پہلے میں اپنی تحریک استحقاق انگریزی میں پڑھوں گا اس کے بعد فاضل ممبران کی سہولت کے لئے جو ترجمہ آپ نے دیا ہے وہ میں دوبارہ پڑھونگا

Mir Zafarullah Khan Jamali

Sir.

With your permission,

I hereby move motion of Privilege to bring to the notice of this August House, whereas breach of Privilege has been committed. I am being followed by police motor-cyclists whereever I go, and also certain Government Agency personnel are posted outside my house without assigning any reason.

My personal movements are being monitered which under all norms of democracy, constitutional immunity are being flouted by the Provincial Government.

This is in contravention of freedom of movement, freedom of speech and the basic human rights as envisaged in the constitution provided to every citizen of the country, leave aside the members of Assembly.

I request that the proceeding of the Assembly be adjourned to immediately take up this matter for ddiscussion.

میر ظفر اللہ خان جمالی :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں معزز ایوان میں تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ کیونکہ جب میں کہیں جاتا ہوں تو موٹر سائیکل سوار پولیس میرا پیچھا کرتی ہے۔ اور میرے گھر کے باہر کئی ایک سرکاری اداروں کے نمائندے بغیر کسی وجہ کے تعینات کیئے گئے ہیں۔

میری نقل و حرکت پر گہری نظر رکھی جاتی ہے۔ جو کہ جمہوریت کے تمام تر اصولوں کے خلاف ہے اور یہ صوبائی حکومت کا آئین کی خلاف ورزی کا کھلا ثبوت ہے۔

ملک کے ہر شہری کو آئین کے تحت جو آزادی نقل و حرکت اور آزادی اظہار خیال میسر ہے کی خلاف ورزی ہے۔ جو کہ ارکان اسمبلی سے غصب کر لی گئی ہے۔

میری درخواست ہے کہ اسمبلی کی کارروائی فوری طور پر روک کر اس اہم مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب اسپیکر:- تحریک استحقاق یہ ہے کہ۔

میں معزز ایوان میں تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ کیونکہ جب میں کہیں جاتا ہوں تو موٹر سائیکل سوار پولیس میرا پیچھا کرتی ہے۔ اور میرے گھر کے باہر کئی ایک سرکاری اداروں کے نمائندے بغیر کسی وجہ کے تعینات کیئے گئے ہیں۔

میری نقل و حرکت پر گہری نظر رکھی جاتی ہے۔ جو کہ جمہوریت کے تمام تر اصولوں کی خلاف ورزی ہے اور یہ صوبائی حکومت کا آئین کی خلاف ورزی کا کھلا ثبوت ہے۔ ملک کے ہر شہری کو آئین کے تحت جو آزادی نقل و حرکت اور آزادی اظہار خیال میسر ہے کی خلاف ورزی ہے جو کہ ارکان اسمبلی سے غصب کر لی گئی ہے۔

میری درخواست ہے کہ اسمبلی کی کارروائی فوری طور پر روک کر اس اہم مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب اسپیکر:- ظفر اللہ جمالی صاحب اپنی تحریک استحقاق پر کچھ کہنا چاہتے ہیں

میر ظفر اللہ خان جمالی:- جناب اسپیکر! اس موشن کی ایڈمیزابیلٹی پر آئین

پاکستان سے چند گزارشات پیش کرتا ہوں ۔ آرٹیکل چار (۴) ہیں پہلی چیز یہ ہے کہ :

Right of individuals to deal with in accordance with Law, etc:

جناب والا! میں پڑھتا ہوں ۔

Article 4 Section (2) "No action detrimental to the life, liberty, body, reputation or property of any person shall be taken except in accordance with law";

اس کے علاوہ ۔ جناب یہ بھی عرض کرتا چلوں آپکی خدمت میں ۔

Security of person: No person shall be deprived of life or liberty save in accordance with law.

جناب والا! اس کے علاوہ ۔ یہ جو میں کوٹ کر رہا ہوں آرٹیکل ۹ ہے آئین پاکستان

سے *freedom of moveent* یہ آرٹیکل چودہ ہے اور پھر آرٹیکل پندرہ ہے

(1) The dignity of man and, subject to law, the privacy of home, shall be inviolable.

یہاں پر اس کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہو رہی ہے ۔

Article 15: "Every citizen shall have the right to remain in, and subject to any reasonable restriction imposed by law in the public interest, enter and move freely throughout Pakistan and to reside and settle in any part thereof.

کا سہارا لیتے ہوئے میں یہ گزارش کروں گا کہ جہاں تک جمہوری تقاضوں کا تعلق ہے ۔

اس ایوان میں اور اس ایوان سے باہر پریس میں حکومت بلوچستان نے یہ واضح الفاظ میں

کہا ہوا ہے کہ کسی بھی ممبر کے خلاف کوئی ایسی کارروائی نہیں کی جائے گی جس سے کسی کا استحقاق مجروح ہو میں بحیثیت ممبر تو اپنی جگہ پر۔ بہر حال آئین تحفظ دیتا ہے کہ ہر پاکستانی شہری کے ساتھ برابری کا سلوک کیا جائے۔ اس کے علاوہ آرٹیکل (۱۶) میں بھی درج ہے ہر شہری کو کسی بھی جگہ بغیر اسلحہ کے جانے کا حق ہوگا۔ مجھے بڑے دکھ سے یہ بات کہنا پڑتی ہے۔ یا تو درمیان میں سے کوئی شر انگیز عناصر ہیں جو ایسے معاملات اٹھاتے ہیں۔ یا پھر کسی کی لاعلمی سے یہ باتیں ہوتی ہوں۔ جناب کچھ عرصہ پہلے ایک آدھا آدمی تعینات تھا ہم نے درگزر کیا۔ کہ شاید بلوچی روایات کے مطابق بلوچی اصول کے مطابق شاید وہ ہمارے گھر سے چلے جائیں۔ پچھلے چار دنوں سے خاصکر جب میں جمعرات کو اسمبلی سیشن کے لئے آیا تو دو موٹر سائیکل سوار میرے پیچھے چلے آئے۔ جب میں واپس گھر گیا تو وہ واپس میرے پیچھے چلے گئے۔ جمعہ کے دن ایک بیمار جنکا آپریشن ہوا تھا میں اس کی مزاج پرسی کیلئے ان کے گھر میکانگی روڈ گیا۔ یہ دونوں شہسوار میرے پیچھے آئے۔ میں نے اپنا آدمی بھیجا کہ وہ میرے پیچھے کیوں آرہے ہیں۔ کیونکہ میرا خیال تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمن تاک میں ہو۔ اس لئے بھی انسان کو تحفظ چاہیئے۔ تو پتہ چلا کہ وہ کسی ادارے سے تعلق رکھتے ہیں یعنی پولیس کے ڈیپارٹمنٹ سے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہماری صوبائی حکومت کی طرف سے ہمیں احکامات ہیں۔ کہ آپ ظفر اللہ جمالی کے پیچھے پیچھے رہیں۔ وہ کہاں جاتے ہیں کن سے ملتے ہیں کیا کرتے ہیں

ان کے پاس کون آتا ہے۔ تو میں نے ان سے بڑی عاجزی سے کہاکہ بہتر یہ ہے
اور میں اس صوبے کا شہری ہوں اور اس ملک کا شہری ہوں براہ مہربانی آپ واپس چلے
جائیں۔ انہوں نے کہاکہ یہ ہماری مجبوری ہے۔ ہم سرکاری ملازم ہیں ہم ایسا نہیں کر سکتے
حتیٰ کہ اس حد تک ہوا کہ میں جمعہ کو نماز کیلئے گیا تو موٹر سائیکل سوار میرے پیچھے تھے۔
پتہ نہیں کہ میں نے کونسی مسجد میں خدا نخواستہ کونسا بم مارنا تھا۔ اس کے بعد چند دوستوں
سے ملنا تھا۔ وہ میرے پیچھے رہے اور ہمارے لئے بڑا مسئلہ یہ ہوا کہ بلوچی رسم و رواج
کے مطابق کبھی انسان بچوں کے ساتھ باہر نکل جاتا ہے۔ کوئی غیر آدمی پیچھا کرے تو اس
کے علاج کیلئے میرے سے بہتر جو اس وقت صاحب اقتدار میں وہ اس کا جواب دینگے
کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ یا ان کو گولی ماری جاتی ہے۔ یا روند دیا جاتا
ہے۔ شرافت کا جہاں تک تقاضہ تھا ہم کہتے رہے وہ باز نہ آئے۔ اس ضمن میں جب
میرے پاس کوئی چارہ کار نہ تھا۔ کل میں نے حتی الوسع کوشش کی کہ کسی بھی پولیس آفیسر
سے میری بات ہو جائے۔ اتفاقیہ کوئی پولیس آفیسر اس ٹائم پر اپنے آفس میں نہ مل سکا
مجبور ہو کر اور اپنے استحقاق کو مجروح ہوتے دیکھ کر میں نے اس اسمبلی کا سہارا لیا
ہمیں اس وقت بھی خوشی تھی جب اسلام آباد میں بھی یہ کہا جاتا تھا۔ کہ بلوچستان ایک
واحد صوبہ ہے جہاں پر جمہوری تقاضوں کے مطابق گورنمنٹ چل رہی ہے۔ ہم نے اس کو

آمنّا و صدّقنا کیا ۔ مگر دکھ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے اگرچہ وہ حرکات جو مرکزی حکومت اسلام آباد میں کرتی ہے یا وہ حرکات باقی صوبائی حکومتیں پنجاب سندھ یا فرنٹیئر میں کرتی ہیں ۔ پھر وہی چیز یہاں بھی شروع ہو جائے گی ۔ جناب والا! اگر یہ چیز دوسرے صوبوں کی طرح یہاں بھی شروع ہو جائے جیسا کہ ایک انگریز نے کہا تھا To cut a sorry figure قومی اسمبلی میں جتوئی صاحب آئی جی آئی کے

اپوزیشن لیڈر ہیں ان کے پیچھے بھی مرکزی حکومت نے دو موٹر سائیکلیں لگائی ہوئی ہیں قومی اسمبلی میں اپوزیشن نے بڑا واویلا کر دیا چاہے وہ آئی جی آئی کے تھے جے یو آئی کے تھے یا وہ پی این اے کے تھے چاہے وہ آزاد ممبر تھے انہوں نے قومی اسمبلی میں کہا یہ جمہوریت کا قتل ہے آپ بھی ان تقاضوں کو دیکھ لیجئے کہ حکومت حزب اختلاف والوں کو اسطرح سے ہراساں کراتی ہے وہی چیز یہاں پر دہرائی جا رہی ہے ۔

جناب اسپیکر! اگرچہ ملک کی تاریخ کو دیکھا جائے میں نہیں تو میرے قبیلے نے میرے خاندان نے بزرگوں نے اس ملک کو بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے اور جدوجہد کی ہے جہاں تک ملک کو چلانے کا تعلق ہے اور ہم سے جتنا ہو سکا ہے ہم نے کیا ہے اور ہم نے حتی الوسع کوشش کی ہے کہ ہم آئینی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے چلیں اور میں اس کے لئے برملا کہہ دیتا ہوں کہ پہلے پانچ مہینے میں کیئر ٹیکر

حکومت میں رہا ہوں ۔ اگر ہماری اس حکومت کے دوران یہ بات ثابت کر دے کہ ہم نے کسی کو ہراساں کیا ہے ہم نے کسی کے خلاف کچھ کیا ہو کسی کے پیچھے موٹر سائیکل لگائی ہو ۔ اس وقت عبوری حکومت تھی سب کچھ ہو سکتا تھا اس کے کئی تقاضے تھے شاید اس وقت حکومت یہ آسانی سے کر سکتی تھی اور اس میں بعید نہ تھا مگر ہم نے کسی کے پیچھے موٹر سائیکل نہیں لگائی ہم نے کسی کے گھر کے اوپر پہرہ نہیں لگایا ۔ اور ہم نے کبھی بھی اس قسم کی بات نہیں کی ہے اور میں توقع کرتا ہوں آپ اس مسئلے کو تسلیم کریں گے یہ معزز ایوان اور تمام ممبران اسمبلی اس پہ اظہار خیال کر سکتے ہیں میں آپ کے توسط سے صوبائی حکومت سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس کا نوٹس لیں گے اور اس پہ اظہار خیال بھی کر سکتے ہیں ۔ ہم نے بامر مجبوری اسمبلی کا طریقہ اختیار کیا ہے کرنا پڑتا ہے آپ کی حکومت مضبوط ہے اور آپ کو واضح اکثریت حاصل ہے چوالیس ممبران سے ۴۴ ممبران کی حمایت حاصل ہے آپ حکومت ہیں اور سارے ادارے آپ کے ماتحت ہیں چاہے میں ہوں بھلی کوئی اور شہری ہو اس قسم کی چیز حکومت کو میرے خیال میں زیب نہیں دیتی ہے تو میں ان الفاظ کے ساتھ آپ سے اور صوبائی حکومت سے بھی استدعا کرتا ہوں برائے مہربانی جو جمہوریت کے تقاضے ہیں آئین کے مطابق جس آئین کے تحت آپ نے حلف اُٹھایا ہے میں نے اس آئین کی شقیں پڑھ کر سنائی ہیں اور اب یہ آپ کی آئینی

ذمہ داری عائد ہوتی ہے آپ ان آئینی تقاضوں کا تحفظ کریں ۔ شکریہ ۔

جناب اسپیکر :۔ اس کا جواب قائد ایوان یا وزیر قانون دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں ۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون) جناب اسپیکر ! آپ کے توسط سے نہ صرف معزز رکن کو بلکہ اس پورے ایوان کو وثوق کے ساتھ پوری اتھارٹی کے ساتھ یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ صوبائی حکومت نے اس ضمن میں نہ میر صاحب کے لئے نہ کسی اور معزز رکن کے لئے اور نہ ہی کسی ایسی دیگر سیاسی شخصیات کے لئے نگرانی کے کوئی احکامات جاری نہیں کئے ہیں ۔ ایسے احکامات جاری نہیں ہوئے ہیں کہ کسی کی نگرانی کی جائے اور ساتھ ہی ساتھ میر صاحب نے اس پر بڑی تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے میں یہ بھی گزارش کرنا چاہوں گا کہ وہ دوست ہیں ہماری مہربان ہیں ان سے حکومت بلوچستان کو خدانخواستہ کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے کہ وہ ان کے خلاف کوئی قدم اٹھائے اور میں نے اس بارے میں متعلقہ محکمہ سے تفصیلات معلوم کی ہیں متعلقہ محکمہ کا چٹ میرے پاس ہے میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ موجودہ حکومت کی شروع سے یہ روایت رہی ہے کہ ہر ایک

کو عزت دیں گے برابری کا حق دیں گے آئیندہ بھی دیتے رہینگے یہ بہت ممکن ہے کہ چند ایسی ہوں جو ہماری بھی نگرانی کرتی ہے ہو سکتا ہے وہ ایسی ایجنسی کے لوگ ہوں جو آپ کی نگرانی کرتے ہیں۔ اور اس ایوان کے توسط سے ہم ان سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسا نہ کریں۔

جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ گزارش کروں گا کہ میر صاحب نے جس آئین کا حوالہ دیا ہے وہ بنیادی حقوق کا حوالہ ہے بے شک ہمارا آئین ہم وفاقی حکومت کو سب کو عزیز ہے یہ بنیادی حقوق کا تحفظ کرنا ہے نہ صرف اس کا تعلق صوبائی حکومت بلکہ ان ایجنسیوں کا بھی فرض ہے کہ صوبائی ممبران اسمبلی قومی اسمبلی اور سینٹروں کے استحقاق کا خیال کرے جن کی نشاندہی اس خاص قانون کے تحت کی گئی ہے۔

ہماری صوبائی حکومت کا جہاں تک تعلق ہے اور اس کے قوانین میں جن حقوق کی نشاندہی کی گئی ہے اور بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ممبران کا پریویجز ایکٹ ہے۔ ان میں موٹر سائیکل کے تعاقب کا ذکر نہیں ہے ۔ اس پریویجز ایکٹ میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے میں معزز ممبر اسمبلی سے توقع کرتا ہوں کہ وہ اس پر زور نہیں دیں گے اور جو اس صوبے کے دوسرے معزز سیاستدان ہیں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں

ہماری حکومت نے ان کے لئے بھی کوئی ایسے اقدامات نہیں کئے ہیں اس لئے معزز ممبر اپنی اس تحریک استحقاق پر زور نہیں دیں گے ۔

میر ظفر اللہ خان جمالی :- جناب اسپیکر! میں وزیر قانون صاحب کا بڑا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے بڑے مختصر اور دبے الفاظ میں اپنی جان چھڑانے کی کوشش کی ہے اور ہوسکتا ہے کہ میں اپنی تحریک استحقاق پر زور نہ دوں مگر انہوں نے فرمایا ہے کہ اس میں حکومت بلوچستان کا کوئی تعلق نہیں ہے میری معلومات کیمطابق وہ بلوچستان پولیس کے سپیشل برانچ کے لوگ تھے ان کے نام کا مجھے پتہ ہے اب میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ہوں میں صرف یہ واضح کردینا چاہتا ہوں وہ لوگ کون تھے ان کی ڈیوٹی کیا تھی ۔جہاں تک صوبائی ممبران کے پریولیج ایکٹ کا تعلق ہے رات میں نے اس کا تھوڑا سا مطالعہ کیا ہے ۔ بہر حال میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ہوں اور میں اپنی صوبائی حکومت کا بھی مشکور ہوں کہ موجودہ صوبائی حکومت نے اسکا نوٹس لیا ہے اور برائے مہربانی یہ بھی فرمایا ہے اور مجھے خوشی ہوئی ہے اس بات کی کہ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ صرف میرے پیچھے نہیں اب پتہ چلا ہے کئی وزراء صاحبان کے یہ لوگ پیچھے ہیں ۔ وہ حکومت میں ہیں حکومت کا حکومت کے ساتھ

معاملہ ہے وہ جانیں ان کا خدا جانے ہمارا اس سے سروکار نہیں ہے وہ ہماری جان تو چھوڑیں ۔ یہ مرکز اور صوبے کا معاملہ ہے جہاں صوبائی حکومت کے معاملات کی بات ہوگی ہم اس حد تک اپنے آپ کو محدود کریں گے اور جب کہ وزیر صاحب نے یقین دہانی کرا دی ہے اس کو بھی مان لیتے ہیں اور دیکھ لیتے ہیں کہ آئندہ کیلئے خدا کرے ایسی بات نہ ہو میں ایک چیز کی وضاحت ضرور اس ایوان میں کروں گا اگر خدا نخواستہ ایسی بات ہوئی تو میں بڑی عاجزی کے ساتھ عرض کروں گا اگرچہ وہ کوئی صوبائی حکومت کا کوئی اہل کار ہو میں تب بھی عرض کر رہا ہوں اور اگر کوئی مرکزی حکومت کا کوئی اہل کار ہو تو میں صوبائی حکومت سے اس کے لئے تعاون چاہوں گا بعد میں اگر ان دونوں حضرات کے ساتھ کوئی معاملہ ہوتا ہے تو میں اسکا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاؤں گا چاہے وہ کس نوبت تک ہوا ۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اس تحریک پر زور نہیں دیتا ہوں ۔ شکریہ ۔

جناب اسپیکر:- تحریک استحقاق پر زور نہیں دیا گیا ۔

جناب اسپیکر:- اب اجلاس کی کارروائی مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۸۹ء صبح گیارہ بجے تک کیلئے ملتوی کی جاتی ہے دوپہر بارہ بجے اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۸۹ء چہارشنبہ صبح گیارہ بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا